کعبہ ہے اک دریچۂ ایوانِ کربلا — مسند نشین عرش ہے سلطانِ کربلا
خاکِ شفا ہے خاک بیابانِ کربلا (۱) — ہے آفتاب ذرۂ میدانِ کربلا
برتر سپہر پیر سے واں کی زمین ہے
قندیل آشیانۂ روح الامین ہے

روضہ بھی بے نظیر ہے مرقد بھی بے نظیر — ہوتا ہے جس مکان میں شہ آسماں سریر
شمسہ ہے اس کا شمسۂ برج سپہر پیر (۲) — مہتابی اس مکاں کی ہے مہتاب دلپذیر
روضے کی جالیوں نے عجب رتبہ پائے ہیں
گویا فلک سے نور کے تارے لگائے ہیں

یارو میں اس زمین پہ سو جان سے فدا — دارالشفائے خلق ہے وہ ارضِ کربلا
پارس وہاں کے سنگ ہیں اور خاک کیمیا (۳) — لے کر یہاں سے جو مسِ عصیاں وہاں گیا
جاری بعفو خامۂ تقدیر ہو گیا

www.emarsiya.com

بوسہ ضریحِ پاک کا اکسیر ہو گیا

وہ شامیانہ مرقدِ انور پہ ہے کھنچا — کیا منہ کرے جو اطلسِ گردوں بھی سامنا
ہے دودِ آہِ فاطمہ یا رحمتِ خدا (۴) — یا ابرِ نور مرقدِ انور پہ چھا گیا
سب ایک سمت بندہ ہے اس در کا جبرئیل
سایہ کئے ہے قبر پہ شہپر کا جبرئیل

اللہ رے فرش روضۂ پر نور کی ضیا — گر واں کی چاندنی کو کہوں چاندنی تو کیا
ہے میر فرش صورتِ مہتاب واں دھرا (۵) — آنکھیں ملک بچھاتے ہیں روضے میں جا بجا
انصاف سے نظر جو کرے عرش خاک پر
دل لوٹ جائے عرش کا بھی فرش خاک پر

دیوارہائے روضہ میں آئینے ہیں جڑے — بازاریوں کے چہروں کے یہ عکس ہیں پڑے
کچھ نہیں شرف میں اس ایوان کے بڑے (۶) — دیکھا جو اس مکان کا رتبہ کھڑے کھڑے
اس درجہ محوِ دید سب یکبار ہو گئے
حسرت میں آ کے نقش بدیوار ہو گئے

www.emarsiya.com

مطلع ۔ سبطِ رسولؐ پاک ہے وہ خاصۂ ودود ستّر ہزار قدسیوں کا ہے وہاں ورود
پڑھتے ہیں قبرِ پاک پہ بیٹھے ہوئے درود (۷) کرتا ہے جس پہ سایہ کوئی اور کوئی سجود
جاتے ہیں زیرِ عرشِ خدا پَر سے جبرئیل
آتے ہیں اس زمیں پہ مگر سر سے جبرئیل

عباسؑ نامدار کا روضہ ہے گو جدا پر قبرِ حسینؑ کے رہتے ہیں بارہا
خادم کی طرح حکم ہر اک لاتے ہیں بجا (۸) زائر جو کوئی ہوتا ہے مہمانِ کربلا
زیرِ قدم ملائکہ شہپر بچھاتے ہیں
عباسؑ پیشوائی کو تشریف لاتے ہیں

ہے بلکہ یہ تصدقِ سلطانِ کربلا عباسؑ تجھ سے کام فقط ہے یہی مرا
زائر جو کوئی راہ میں ہو صورتِ بلا (۹) جایا کرو تم آپ بچانے کو برملا
وہ میہمان میرے ہیں اور باتمیز ہیں
بھائی سے سوا حسینؑ کو زوار عزیز ہیں

اللہ رے عطائے شہنشاہ باسخا حیدرؑ کی طرح مومنوں کے ہیں گرہ کشا
نیت بخیر ہو وہاں عرصہ نہیں ذرا (۱۰) ہے کل کا دستگیر یداللہ کا مہ لقا
حامی حسینؑ ہوتے ہیں ہر وقت قہر میں
صحرا میں شاہ خضر ہیں الیاس نہر میں

مطلع ۔ کہتا ہے ایک زائرِ شاہنشہِ ہدا میں شہرِ طوس سے ہوا مہمانِ کربلا
وہ کربلا کہ عرش سے رتبے میں ہے سوا (۱۱) مدفون جو اس زمیں پہ جا کر کوئی ہوا
نظری ہر ایک ہو گیا نامہ عذاب کا
دھڑکا فشار کا نہ سوال و جواب کا

وہ کربلا حسینؑ پہ جس میں ہوئے جفا وہ کربلا کہ آب نہ شہ کو جہاں ملا
وہ کربلا کہ خونِ حسینؑ اس جگہ بہا (۱۲) وہ کربلا جہاں کہ گلا شاہ کا کٹا
وہ کربلا کہ بانو جہاں ننگے سر ہوئی
وہ کربلا بتولؑ جہاں بے پسر ہوئی

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

وہ کربلا جہاں کھلے زینبؑ کے سر کے بال وہ کربلا لٹی جہاں سب مصطفیٰ کی آل
زہرا کا لال خوف سے اس جا ہوا ہے لال (۱۳) لاشہ بھی ہو گیا سم اسپاں سے پائمال
وہ دشت جس میں شیرِ خدا آ کے روتا ہے
پھیلائے پاؤں فاطمہ کا شیر سوتا ہے

دریا ہے اک میانِ خراسان و کربلا ہمراہ قافلہ میں فروکش وہاں ہوا
دیکھا کہ پیر کور ہے اک مردِ باصفا (۱۴) آنکھیں ہیں بند دیدۂ دل بس کھلا ہوا
سبزِ رواقِ شاہ جو دل کو پسند ہے
گویا اسی خیال میں آنکھ اس کی بند ہے

سر تا قدم ہے جس میں وہ قدرتِ خدا عمامۂ سفید سے اک فرق پر بندھا
مثلِ شعاعِ نور ہے اک ہاتھ میں عصا (۱۵) زوجہ ہے اس کی سامنے خوش بخت و پارسا
شوہر کی طرح نیک وہ اہلِ تمیز ہے
بیوی عزیز اس کو وہ اس کی کنیز ہے

www.emarsiya.com

اس کے سوا نہ یار ہے کوئی نہ غمگسار ہے قافلہ کے ساتھ بھی بے اس کو ننگ و عار
تنہا ہی قطع کرتا ہے رستہ وہ دیندار (۱۶) اس روز ساتھ ہو گیا لیکن قضائے کار
کہتا ہے بات بات پہ یا مرتضیٰ علیؑ
آمد شد نفس سے ہے آوازِ یا علیؑ

پوچھا سبب جو اس کا تو بولا وہ بھر کے آہ کیا قافلے کے ساتھ بھی ہو جاتے ہیں تباہ
کھٹکا ہو کس طرح سے بھلا پھر میانِ راہ (۱۷) ہمراہ زائروں کے ہیں سلطانِ دیں پناہ
بھولیں گے راہ اور نہ ڈوبیں گے چاہ میں
ہمراہ وہ بھی جاتے ہیں ہم سب کی راہ میں

بھولیں گے راستہ تو خضرؑ خود بتائیں گے الیاس غرق چاہ سے ہم کو بچائیں گے
قزاق راستے میں جو آ کر ستائیں گے (۱۸) عباسؑ نامدار بچانے کو آئیں گے
ہرگز نہ فرق ہوگا ہمارے شکوہ میں
رستہ علیؑ کے نام سے ہے بطنِ کوہ میں

www.emarsiya.com

القصہ رات بھر تو یہی تذکرہ رہا　　پر باغ صبح میں گل خورشید جب کھلا
بیدار کر کے زوجہ کو اس کور نے کہا [19]　　پانی وضو کے واسطے دریا سے چل لا
کر یوں وضو تو خالق اکبر کا نام لوں
بعد اس کے پھر زبان سے حیدرؑ کا نام لوں

پہنچا جو کان تک لب شوہر کا یہ بیان　　مانند سیل جانب دریا ہوئی رواں
لیکن کنارِ نہر جو پہنچی وہ ناگہاں [20]　　دکھلائے رنگ چرخ نے کچھ اور ہی وہاں
چھوڑا کنارِ قلزم دریائے زشت کو
دریا میں غرق ہو کے سدھاری بہشت کو

اس کور سے یہ قافلہ والوں نے تب کہا　　غرق محیط ہو گئی زوجہ تری سنا
[illegible] ہے تمہیں یہ کب رہے ہو گیا [21]　　سوگند سب نے کھائی تو بولا یہ رو پیٹا
یوں ہی گذر گئی وہ صراط جہان سے
گرنے میں یا علیؑ بھی کہا تھا زبان سے

سب نے کہا کہ دور تھی ہم نے نہیں سنا　　بولا وہ خیر گرنے کا باعث ہوا ہے کیا
دریا میں وہ گری میں ہوا غم کا مبتلا [22]　　کیا خوف ہے معین ہے ہمارا حسینؑ سا
کوئی نہیں جو اپنا نہ ہوئے خدا تو ہے
مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کشا تو ہے

یہ کہکے وہ تو صرف نماز سحر ہوا　　اور شور کوچ کا ہوا پانی میں قافلا
اس مرد کور سے بھی کسی شخص نے کہا [23]　　کر صبر خیر ہونا تھا جو کچھ وہ ہو چکا
پیغام موت آئے گا ہر نیک و بد تلک
تو ہی بتا کہ زندہ رہے گا ابد تلک

اب اس کے بدلے سب تری خدمت کرینگے ہم　　بولا وہ کور کچھ مجھے اس کا نہیں الم
میرے تو دل کو اور ہی اک بات کا ہے غم [24]　　افسوس ہم کو بھول گئے یوں شہ امم
پیدا ہوئے نہیں کل کی وہ مشکل کشائی کو (کذا)
نہ آپ آئے اور نہ بھجوایا بھائی کو

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

تم جاؤ مجھکو رہنے دو یاں خاک پہ پڑا
اب دامنِ حسینؑ ہے اور ہاتھ ہے میرا

مقتل میں اپنی صاحبِ مقتل نے ہے لکھا
(۲۵) عشرے کے دن جو رہ گئے تنہا شہِ ہدا
تاجر کی عین بحر میں حاجت روائی کی
اس روز بھی حسینؑ نے مشکل کشائی کی

بہرِ مدد جو جاتے نہ اس دن شہِ ہدا
واللہ کوئی شیعہ نہ کرتا کبھی گلا
کس واسطے کہ آپ تھے خود موردِ بلا
(۲۶) لاشہ جوان بیٹے کا تھا سامنے پڑا
سنگِ الم سے شیشۂ دل چور چور تھا
نہ بازوؤں میں زور نہ آنکھوں میں نور تھا

خنجر لئے تھا شمرِ لعیں ہاتھ میں کھڑا
اور آ رہی تھی رونے کی زینبؑ کی بھی صدا
دوہری مصیبتوں میں تھے سلطانِ کربلا
(۲۷) کہتے تھے تو گواہ ہے اے خالقِ عُلا
سہل است گر رود سرِ من بر سرِ سنین
[illegible] شود وائے بر حسینؑ

اس دم سنی حسینؑ نے تاجر کی واردات
بہرِ مدد گئے وہاں شبیرِ نیک ذات
اب آج تو وہ چین سے ہے شاہِ خوش صفات
(۲۸) خنجر کا سامنا ہے نہ اہلِ حرم کا ساتھ
پھیری نہ اس طرف کو سواری حسینؑ نے
کیا وجہ لی خبر نہ ہمارے حسینؑ نے

وہب تھا اس کا اک غلام کیا میں نہیں غلام
بہرِ خدا زیادہ کرو اب نہ کچھ کلام
تم جاؤ کربلا کو مجھے تم سے کیا ہے کام
(۲۹) اب تا ابد یہاں پہ میرا ہوئے گا قیام
زوجہ بغیر تو نہ قدم میں بڑھاؤں گا
میں داد پائے یاں سے گیا ہوں نہ جاؤں گا

پھرتی آرزو ہے اب جس دم بصد شرف
کچھ سوجھتا نہیں ہے کہ آنکھیں ہوئیں تلف
کہتا ہوں تم سبھوں سے بحقِ شہِ نجف
(۳۰) منہ کر دو میرا روضۂ شبیرؑ کی طرف
تم جاؤ سب میں پیٹ کے محشر بپاتا ہوں
دیکھو تو کس طرح سے نہیں داد پاتا ہوں

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

مایوس ہو کے واں سے چلے زائرانِ شاہ　　تنہا وہ مردِ کور رہا پھر تو صرفِ آہ
تسبیح رکھ کے ہاتھوں پہ بولا وہ دادخواہ (۳۱) کیوں اے حسینؑ بھول گئے مجھکو واہ واہ
حضرت کو کچھ خبر نہیں ہم یاں پہ مرتے ہیں
کیا یوں ہی میہماں کی مدارات کرتے ہیں

یہ میں تو جانتا ہوں کہ حاجت روا ہو تم　　ابنِ علیؑ ہو خلق کے مشکل کشا ہو تم
دردِ دوام میں دافعِ رنج و بلا ہو تم (۳۲) ہادی ہو تم امام ہو تم رہنما ہو تم
جاتے ہو جلد خلق کی حاجت روائی کو
آئے فقط نہ میری ہی مشکل کشائی کو

آزردہ کچھ غلام سے ہو یا شہِ ہدا　　یا کربلا سے آج کہیں کا سفر رہا
بہرِ طوافِ قبرِ نبیؐ سدھارے کیا (۳۳) یا گورِ پر حسنؑ کے کھڑے کرتے ہو بکا
بہرِ سکینہؑ آپ گئے ملکِ شام کو
یا قبرِ فاطمہؑ پہ گئے ہو سلام کو

پہنچا نہ گوش [illegible] علیؑ گئے ہو [illegible] وادی السلام
سمجھا سبب میں دیر کا اے شاہِ تشنہ کام (۳۴) روتی ہے قبر میں تمہیں بنتِ علیؑ مدام
تشریف لے گئے اسے ڈھارس بندھانے کو
کوئی نہ تھا غریب کا پلّہ چھڑوانے کو

عباسؑ بھی نہ آئے یہ طرفہ ہے واردات　　ہاں وہ بھی تو غلاموں کے مانند ہونگے ساتھ
اور کہیں گئے نہیں اے شاہِ نیک ذات (۳۵) دو نقدِ مدعا مجھے پھیلائے ہوں میں ہات
گر میں نے کچھ گناہ کیا ہو بحل کرو
مشکل کشا کے لال ہو مشکل کو حل کرو

دیکھو حسینؑ تکتا ہوں کب سے تمہاری راہ　　جلد آؤ ورنہ آپ کا خادم ہوا تباہ
روضہ علیؑ کا پاس ہے اے شاہِ دیں پناہ (۳۶) اللہ ہے گواہ رسولؐ اس کا ہے گواہ
تم جانو یا حسینؑ میں آخر کو مرتا ہوں
شکوہ تمہارا حیدرِ صفدر سے کرتا ہوں

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

واللہ یا حسینؑ میں اب ہوتا ہوں ہلاک (۳۶) میت پڑی رہے گی یہاں پر برہنۂ خاک
پوچھیں گے راہ گیر جو یہ حال دردناک (۳۷) مردہ جواب دے گا مرا اے امام پاک
میں بھی ہُوا چھٹا یہاں زوجہ کا ساتھ بھی
کیسی مدد حسینؑ نے پوچھی نہ بات بھی

زوّارِ کربلا ابھی کرتا تھا یہ بیاں ناگاہ ایک شور ہوا چار سو عیاں
آیا نقاب دار سوار ایک ناگہاں (۳۸) دی کور کو صدا اک کدھر ہے ترا گماں
واللہ کیا دعا نے اثر بر محل کیا
لے تیرا عقدہ دلبرِ زہراؑ نے حل کیا

زوجہ تری حضور ترے کرتی ہے بکا اٹھ اس کا ہاتھ تھام کے لے راہ کربلا
بولا وہ مردِ کور کہ اے نورِ کبریا (۳۹) وہ تو غریق بحر ہوئی اب یہاں کہاں
کیوں کر یقیں ہو کہ وہی مہ جبیں ہے یہ
[illegible]

www.emarsiya.com

بولا وہ شہسوار یہ تب با دلِ حزیں اے زن تو منہ سے بول کہ ہوتا ہے یقیں
کہنے سے اس سوار کے بولی وہ مہ جبیں (۴۰) لیکن کہے گیا وہ زباں سے نہیں نہیں
رحمت سے شاہِ دیں کی وہ کچھ جانتا تھا اور
دل کو تو تھا یقیں مگر مدعا تھا اور

ہنس ہنس کے اس سوار نے تب کور سے کہا کیوں کر یقین ہو تجھے اس بات کو بتا
وہ بولا دیکھوں آنکھ سے تب دل ہو خوش مرا (۴۱) اب شاہ کا کرم ہے یہی ہے میری دعا
میرا گناہ عفو کی میزاں میں تول دے
زوجہ یہ جس نے دی ہے وہی آنکھ کھول دے

وہ بولا شہسوار کہ اک لحظہ ٹھہر جا مجھکو یہی تھا حکم شہنشاہ کربلا
زوجہ کو اس کی تم مرے زائر سے دو ملا (۴۲) اب تو نے یہ کہا ہے تو میں پوچھ لوں ذرا
گر حکم ہووے فاطمہؑ کے نورِ عین کا
بینا ابھی تو ہوتا ہے زائر حسینؑ کا

www.emarsiya.com

یہ کہہ کے اک دفعہ وہ نظروں سے چھپ گیا — بعد ایک دم کے آئی نظر قدرتِ خدا
اشک پسے نورِ چشم یداللہ کی حنا (۴۳) — انگشت پاک سے لبِ اقدس لگا دیا
جنس نجات رحم کی میزان میں تل گئی
تارے کی طرح آنکھ ہر اک اس کی کھل گئی

خوش خوش اٹھا وہ زائرِ سلطانِ نیک نام — صدقے ہوا سوار کے اور یہ کیا کلام
اکبرؑ ہو تم کہ قاسمؑ دلبندِ سبز فام (۴۴) — یا بھائی ہو حسینؑ کے عباسؑ نیک نام
جلدی بتاؤ نام تو صرفِ کلام ہوں
فرمایا میں حسینؑ کا ادنیٰ غلام ہوں

وہ ابنِ بوترابؑ ہے میں خاکسار ہوں — جانِ علیؑ و فاطمہؑ کا جاں نثار ہوں
اس راہ سے حضورِ خدا ذی وقار ہوں (۴۵) — آقا کے زائروں کا میں خدمت گزار ہوں
حکمِ جنابِ دلبرِ حیدرؑ جو پاتا ہوں
روضے سے زائروں کی حفاظت کو آتا ہوں

www.emarsiya.com

بولا وہ زائر پسرِ شیرِ خدا — احسان آج آپ نے مجھ پر بڑا کیا
بینا غلام آپ کے الطاف سے ہوا (۴۶) — دو ہاتھ مجھکو آنکھوں سے یوں اک ذرا لگا
مقبولِ بارگاہِ خدائے قدیر ہو
چوموں گا ہاتھ میں کہ مرے دستگیر ہو

زوارِ کربلا نے کیا جب کہ یہ سوال — تھرا کے اس سوار نے کھولے لبِ مقال
ہے مہر آرزو کو ترے سر سبز زوال (۴۷) — ہیہات ہاتھ بھی نہیں رکھتا میں خستہ حال
عشرے کو کربلا میں نہ کیا کیا ستم ہوئے
دریا کنارے ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

عباسؑ مرا نام ہے اہلِ وفا ہوں میں — شوبان سے غلامِ امامِ ہدیٰ ہوں میں
سیفِ خدا ہوں میں دلِ شیرِ خدا ہوں میں (۴۸) — بحرِ وفا کا اک دُرِ بے بہا ہوں میں
خادم ہوں لاکھ جان سے شاہِ مدینہ کا
مشہور ہوں جہان میں سقّہ سکینہؑ کا

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

یہ کہکے واں سے ہوگیا پنہاں وہ شہسوار   اور یاں ہوا مخاطب زوجہ وہ دیندار
پوچھا کہ حالِ بحر کچھ اب کر تو آشکار (۴۹) بولی وہ دیندار کہ شاہد ہے کردگار
جس وقت دامِ موج میں دریا نے لے لیا
گرتے ہی مجھکو گود میں زہراؑ نے لے لیا

گلزارِ خلد میں مجھے جب لے گئیں جناب   اور حلّہ ہائے خلد پنہائے بصد شتاب
حوروں سے سیّدہؑ نے کیا اس طرح خطاب (۵۰) خدمت ہے اس کی عین تمہارے لیے ثواب
جل جائے گا وہ قہر سے جس پر نگاہ کی
یہ زائرہ ہے سبطِ رسالت پناہ کی

یارو یہ وقتِ غور ہے اور جائے الاماں   حلّہ پنہائے غیر کو جس بی بیوں کی ماں
بلوائے عام میں ہوں کھلے سر وہ بی بیاں (۵۱) بارہ گلے اسیروں کے اور ایک ریسماں
اور اس پہ ظالموں نے یہ صدمے دکھائے تھے
زینبؑ کی پشت پاک پہ دُرّے لگائے تھے

www.emarsiya.com

در در پھراتے تھے انہیں کوچوں میں اشقیا   گر پوچھتا کوئی کہ یہ ہیں کون بے خطا
کہتا تھا شمر کنبہ ہے یہ سب رسولؐ کا (۵۲) زہراؑ کی بہو بیٹیاں یہ سب ہیں بے ردا
اس کے حرم ہیں جن کو جھُلاتے تھے جبرئیل
بے اذن اُن کے در پہ نہ جاتے تھے جبرئیل

اے چرخ آہ وہ حرم سیّد البشر   جس پر کبھی پڑی نہ فرشتوں کی بھی نظر
باغِ ارم کے قصرِ جواہر ہوں جن کے گھر (۵۳) وہ شام کے خرابے میں قیدی ہوں ننگے سر
فریاد ان کی سن کے کوئی نوحہ گر نہ ہو
ٹکرائیں سر وہ آہ کسی کو خبر نہ ہو

جس رحم دل نے سیکڑوں بندے کئے رہا   سلطانِ دیں امیرِ امم شاہِ لافتا
مشکل کشائے کون و مکاں حجتِ خدا (۵۴) اس کے حرم ہوں قید یہ ہے پیٹنے کی جا
کنبے پہ جس ولی کے یہ ظلم و ستم ہوا
نیرنگ تیرے دور میں ایسا بھی کم ہوا

آلِ رسولؐ پر یہ محن وامصیبتا (۵۴) وہ خاک اور وہ گل سے بدن وامصیبتا
زنداں میں شاہِ دیں کی بہن وامصیبتا (۵۵) بارہ گلے اور ایک رسن وامصیبتا
محبس میں کیا گذرتی ہے پرساں نہیں کوئی
واحسرتا کہ سلسلہ جنباں نہیں کوئی

کیا آلِ مصطفےٰ کی مصیبت ہے بے غضب روتے میں دن گذرتا ہے اور پیٹنے میں شب
سر پر کوئی شفیق نہ تھا غیرِ ذاتِ رب (۵۶) بچے تھے ساتویں سے محرم کے تشنہ لب
جز آبِ اشک ایک کو پانی ملا نہ تھا
صبر اس کو کہتے ہیں کہ زباں پر گلا نہ تھا

تھا وارثوں کے غم میں نہ سیدانیوں کو چین نوحے تھے دن کو رات کو ماتم سحر کو بین
کہتے تھے کوئی واحسنا کوئی واحسین (۵۷) نعرہ کسی کے لب پہ یہ تھا وائے نورِ عین
غل تھا یہ لونڈیوں میں کہ آقا سے چھٹ گئے
بچے پکارتے تھے کہ بابا سے چھٹ گئے

یہ سن کے راہگیروں سے سب پیٹتے تھے سر ہے ہے حسینؑ کہکے تڑپتے تھے خاک پر
بس اے دبیرؔ اب تو پھٹا جاتا ہے جگر (۵۸) کر عرض یوں حسینؑ سے با دیدہ ہائے تر
ہر چند رحمت آپ کی یا شاہِ دیں ہوئی
لیکن خدا گواہ کہ سیری نہیں ہوئی

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com